مسجد سے متصل راستے میں واٹر فلٹر پلانٹ لگانا مسجد کی بجلی استعمال کرنا کیسا؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہماری مسجد میں ایک فرد نے اپنی ذاتی حیثیت سے پانچ لاکھ روپے کی لاگت سے واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کروایا ہے اور مسجد کی موٹر سے دو نلکے باہر سڑک کی جانب لگوائے گئے ہیں تاکہ عام لوگ اس صاف پانی سے مستفید ہوسکیں۔ کیا شرعاً مسجد کے پانی کو اس طرح باہر عوامی استعمال کے لیے فراہم کرنا جائز ہے تاکہ یہ کارِ خیر صدقۂ جاریہ بنے؟ اگر شریعت میں مسجد کے پانی کو باہر کی طرف اس انداز سے فراہم کرنا درست نہ ہو، تو کیا کوئی ایسی متبادل صورت ممکن ہے کہ باہر نکلنے والے پانی کے تناسب سے موٹر کی بجلی کا تخمینہ لگا کر لوگ مل کر مسجد میں اُتنا بل جمع کروادیں؟

جواب

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

مسجد میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگوانا کہ مسجد کے نمازی صاف پانی پیئیں، یہ باعث ثواب اور درست عمل ہے، لیکن بیان کردہ تفصیل کے مطابق راہگیروں اور محلے داروں کے لیے پلانٹ لگوانا کہ اُسے مسجد کی جگہ پر لگوایا جائے اور پھر مسجد کی ہی بجلی اور پانی کو استعمال کیا جائے، یہ ناجائز اور گناہ ہے، کیونکہ مسجد کی جگہ، موٹر اور ٹینکی، سب مسجد کے کاموں کے لیے ہی وقف ہوتی ہیں، انہیں کسی دوسرے مقصد یعنی عوامی فلٹر پلانٹ کے لیے استعمال کرنا وقف کا خلافِ مصرف استعمال ہے اور وقف کا خلافِ مصرف استعمال جائز نہیں، نیز وقف کے خلاف مصرف استعمال سے تاوان لازم ہوتا ہے۔ یادرکھیے کہ اگرچہ یہ نیکی اور خیر پر

مشتمل فلاحی کام ہے، لیکن مساجد اس طرح کے عام فلاحی کاموں کے لیے نہیں ہوتی، چونکہ بیان کردہ انداز میں فلٹریشن پلانٹ لگانا شرعاً درست نہ تھا، لہذا جن کی رضامندی سے یہ کام ہوا، اُن سب پر مسجد کو ہونے والے نقصان کا تاوان لازم ہے۔

شرعی نقطہ نظر سے یہ متبادل حل سمجھنا کہ موٹر پر خرچ ہونے والی بجلی کا بل ادا کر دیا جائے گا، تو یہ بھی شرعاً معتبر اور جائز نہیں، کیونکہ بل اگرچہ دے دیا جائے گا، لیکن موٹر اور ٹینکی وغیرہ تو مسجد کی ہی استعمال ہوگی، جو کہ مسجد کے لیے مخصوص ہے، نہ کہ اِس پلانٹ کے لیے، لہذا اِس اعتبار سے اُن دونوں چیزوں کا غیر محل میں استعمال ہوگا، جو کہ شرعاً ناجائز اور گناہ ہے۔ ہاں اگر مسجد کے پڑوس میں کسی شخص کے ذاتی گھر پر اُس کی اجازت سے ایسا پلانٹ لگا لیا جائے تو اِس کی اجازت ہے۔

موقوفہ چیز کو غیر محل میں استعمال کرنے کی ممانعت کے متعلق فتاویٰ عالمگیری میں ہے: متولی المسجد لیس لہ أن یحمل سراج المسجد إلی بیتہ۔ ترجمہ: **مسجد کے متولی کے لیے ہر گز جائز نہیں کہ وہ مسجد کا چراغ اپنے گھر لے جائے۔ (اور ذاتی استعمال کرے۔)** (الفتاوی الھندیۃ، جلد 02، صفحہ 462، مطبوعہ کوئٹہ)

وقف کو اصل حالت پر رکھنا واجب ہے، چنانچہ علامہ ابن نجیم مصری حنفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 1005ھ/1596ء) لکھتے ہیں: الواجب ابقاء الوقف علی ما کان علیہ۔ ترجمہ: **وقف کو اپنی اصل حالت پر باقی رکھنا واجب ہے۔** (النھر الفائق شرح کنز الدقائق، جلد 3، صفحہ 320، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

جو جگہ مسجد کے لیے وقف ہے، اس کو مسجد کے کاموں میں ہی استعمال کرنا ضروری ہے۔ امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: **جو زمین متعلق مسجد ہے، وہ مسجد ہی کے کام لائی جاسکتی ہے** اور اس کے بھی اسی کام میں جس کے لیے واقف نے وقف کی، وقف کو اس کے مقصد سے بدلنا جائز نہیں۔ (فتاوی رضویہ، جلد 16، صفحہ 547، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: مسجد کی اشیا، مثلاً لوٹا، چٹائی وغیرہ کو کسی دوسری غرض میں استعمال نہیں کرسکتے، مثلاً لوٹے میں پانی بھر کر اپنے گھر نہیں لے جاسکتے، اگرچہ یہ ارادہ ہو کہ پھر واپس کر جاؤں گا۔ اُس کی چٹائی اپنے گھر یا کسی دوسری جگہ بچھانا ناجائز ہے۔ یوہیں مسجد کے ڈول، رسی سے اپنے گھر کے لیے پانی بھرنا **یا کسی چھوٹی سے چھوٹی چیز کو بے موقع اور بے محل استعمال کرنا ناجائز ہے۔** (بہارِ شریعت، جلد2، حصہ 10، صفحہ 561، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

مسجد کے پانی اور بجلی کے استعمال کے متعلق خلیلِ ملت مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1405ھ/1985ء) سے سوال ہوا، تو آپ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے جواباً لکھا: "مسجد کی اشیاء صرف مسجد میں استعمال ہو سکتی ہیں، مسجد کے علاوہ کسی دوسری غرض میں استعمال نہیں کرسکتے۔" (فتاویٰ خلیلیہ، جلد2، صفحہ 579، مطبوعہ لاھور)

جو پانی مسجد کی ٹینکی میں آگیا، وہ مسجد کی مِلک ہوگیا، چنانچہ اِسی کتاب میں ہے: سرکاری نل سے آنے والا پانی اگر مسجد کی ٹنکی میں آچکا، تو مسجد کی ملک ہوگیا اسے اب گھریلو استعمال میں لانا جائز نہیں۔ (فتاویٰ خلیلیہ، جلد3، صفحہ 538، مطبوعہ لاھور)

جو دیوارِ مسجد کا نقصان ہوا، نیز بجلی اور پانی کو خلافِ مصرف خرچ کیا گیا، اُن سب کا تاوان ادا کرنا لازم ہے، چنانچہ امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: متولیوں کو کسی صرفِ جدید کے احداث کی اجازت نہیں ہو سکتی، اگر بلا مسوغ شرعی اس میں مال وقف صرف کریں گے، وہ صرف ان کی ذات پر پڑے گا اور جتنا مال مسجد اس میں خرچ کیا اس کا تاوان ان پر لازم ہوگا۔ (فتاوٰی رضویہ، جلد16، صفحہ 235، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

مالِ وقف میں ناجائز تصرف کرنے والے پر تاوان کے لازم ہونے کے متعلق فتاوی عالمگیری میں ہے:

لیس للقیم أن یتخذ من الوقف علی عمارۃ المسجد مشرفا من ذلك ولو فعل یکون ضامنا۔ ترجمہ:

متولی کے لیے مسجد کی عمارت پر مالِ وقف سے بالا خانہ بنانا جائز نہیں اگر وہ بنائے گا، تو تاوان دینا ہوگا۔ (الفتاوی الھندیۃ، جلد02، صفحہ462، مطبوعہ کوئٹہ)

جو پلانٹ لگایا گیا، اُسے ختم کرنا ضروری ہے۔ "فتاوی رضویہ" میں ہے: جامع مسجد بنا کر اس مسجد کے ایک حصہ زمین میں اس کا زینہ بنایا، یہ بھی ناجائز ہے کہ مسجد بعد تمامی مسجدیت کسی تبدیل کی متحمل نہیں، واجب ہے کہ اسے بھی زائل کر کے اسے خاص مسجد ہی رکھیں۔ (فتاوی رضویہ، جلد16، صفحہ488، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

جتنا عرصہ پلانٹ لگا رہا، اُتنی دیر مسجد کے اُس حصہ کو استعمال کرنے کا کرایہ ادا کرنا بھی لازم ہے، چنانچہ اِسی میں ہے: جتنے دنوں اُس نے اپنے تصرف میں رکھا، اتنے دنوں کا کرایہ جو حصہ وقف کا نرخ بازار سے ہوا، اتنا تاوان اُس پر لازم ہوگا کہ وقف کے لیے ادا کرے۔ (فتاوی رضویہ، جلد16، صفحہ457، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

مسجد کی بجلی کا بل اپنی جیب سے ادا کر دینے کے باوجود بھی بجلی کی چیزوں کا ذاتی استعمال جائز نہیں ہے۔ "فتاوی فقیہ ملت" میں ہے: مسجد کا پنکھا جبکہ اوقات نماز میں استعمال کرنے کے لیے ہے، تو اسے کرایہ پر دینا جائز نہیں، تو صرف بجلی کا خرچ اپنی جیب سے ادا کر کے اسے استعمال کرنا بدرجہ اولی جائز نہیں۔ (فتاوی فقیہ ملت، جلد1، صفحہ191، مطبوعہ شبیر برادرز)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9363

تاریخ اجراء: 16 ذوالحجۃ الحرام 1446ھ/13 جون 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net